The Code for Crown Prosecutors

کراؤن پراسیکوٹرز (استغاثے کے سرکاری وکلاء) کے لیے کوڈ (ضابطہ)

کراؤن پراسیکیوشن سروس (استغاثے کی سرکاری سروس) انگلینڈ اور ویلز میں فوجداری مقدمات قائم کرنے کا سرکاری ادارہ ہے جو ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشن کی سربراہی میں کام کرتا ہے۔ اس سروس کے لیے اٹارنی جنرل پارلیمنٹ کو جواب دہ ہے۔

کراؤن پراسیکیوشن سروس ایک قومی ادارہ ہے جو 42 علاقوں پر مشتمل ہے۔ ہر علاقے کی سربراہی کے لیے ایک چیف کراؤن پراسیکیوٹر ہوتا ہے۔ اس کا علاقہ ہر پولیس کے علاقے سے مطابقت رکھتا ہے اور پورا لندن ایک علاقہ شمار ہوتا ہے۔ اس سروس کو 1986 میں قائم کیا گیا تھا تاکہ پولیس جن کیسوں کی تحقیقات کرتی ہے ان کے لیے فوجداری مقدمات چلائے جائیں۔

اگرچہ کراؤن پراسیکیوشن سروس پولیس کے ساتھ قریبی طور پر کام کرتی ہے مگر یہ پولیس سے الگ ایک خودمختار ادارہ ہے۔ کراؤن پراسیکیوٹرز کی خودمختاری کی بنیادی قانونی اہمیت ہے۔ کیسوں پر منصفانہ، غیر جانبدارانہ اور دیانت داری سے کیے گئے فیصلے جرائم کے شکار افراد، گواہان، ملزمان اور عوام کے لیے انصاف فراہم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

کراؤن پراسیکیوشن سروس دوسرے دائرہ اختیار کے حامل مقدمات کی تحقیقات اور فوجداری مقدمات چلانے والے اداروں کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔

پراسیکیوشن آف آفینسیز ایکٹ 1985ء (جرائم کے فوجداری مقدمات چلانے کے قانون مجریہ 1985ء) کی دفعہ 10 کے تحت ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشنز ایک کوڈ (ضابطہ) جاری کرنے کا ذمہ دار ہے جس میں ان عمومی اصولوں پر رہنما ہدایات دی جاتی ہیں جن کا اطلاق فوجداری مقدمات چلانے کے بارے میں فیصلے کرنے پر ہوتا ہے۔ یہ کوڈ کا پانچواں ایڈیشن ہے اور اس نے پچھلے تمام ایڈیشنوں کو ختم کر کے اس کی جگہ لی ہے۔ اس کوڈ کے مقاصد کے لیے ''کراؤن پراسیکیوٹر'' میں کراؤن پراسیکیوشن سروس کے عملے کے وہ افراد شامل ہیں جن کو ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشن نے اس قانون کی دفعہ 7اے کے تحت مقرر کیا ہے اور جو اس دفعہ کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرتے ہیں۔

© کراؤن کاپی رائٹ 2004ء (© Crown Copyright 2004)
اس کوڈ کو دوبارہ تیار کرنے کے لیے درخواستیں کراؤن پراسیکیوشن سروس کو دی جانی چاہئیں۔

1 تعارف

1.1 کسی فرد پر فوجداری مقدمہ چلانے کا فیصلہ ایک سنگین اقدام ہے۔ منصفانہ اور مؤثر فوجداری قانونی کارروائی امن اور قانون کی حکمرانی کے لیے ناگزیر ہے۔ حتیٰ کہ ایک چھوٹا کیس تمام متعلقہ افراد، جرم کے شکار افراد، گواہان اور ملزمان کے لیے سنگین نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ کراؤن پراسیکیوشن سروس کوڈ کا اطلاق اس لیے کرتی ہے تاکہ وہ فوجداری قانونی کارروائی کے بارے میں منصفانہ طور پر اور یکساں فیصلے کر سکے۔

1.2 کوڈ انصاف کو یقینی بنانے کے لیے کراؤن پراسیکیوشن سروس کو اپنا کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس میں عام افراد اور پولیس آفیسروں اور دوسرے افراد جو کریمنل جسٹس سسٹم (فوجداری نظامِ انصاف) میں کام کرتے ہیں، کے لیے اہم معلومات شامل ہیں۔ پولیس آفیسروں کو چاہیے کہ جب وہ کسی فرد پر کسی جرم کی فردِ جرم عائد کرنے کا فیصلہ کرنے کی ذمہ داری ادا کریں تو وہ اس کوڈ میں دی ہوئی شرائط کا اطلاق کریں۔

1.3 کوڈ اس لیے بھی مرتب کیا گیا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ہر ایک کو معلوم ہو کہ اپنا کام کرتے ہوئے کراؤن پراسیکیوشن سروس کن اصولوں کا اطلاق کرتی ہے۔ یکساں اصولوں کا اطلاق کر کے نظام میں کام کرنے والا ہر فرد جرائم کے شکار افراد، گواہان اور ملزمان کے ساتھ کیسوں پر مؤثر فوجداری قانونی کارروائی کرنے کے ساتھ ساتھ منصفانہ سلوک کرنے میں مدد دے رہا ہے۔

2 عمومی اصول

2.1 ہر کیس منفرد ہوتا ہے اور یہ ضروری ہے کہ اس پر اس کے انفرادی حقائق اور معیار کے لحاظ سے غور کیا جائے۔ تاہم ایسے عام اصول موجود ہیں جن کا اطلاق کراؤن پراسیکیوٹر کو لازمی طور پر کیس پر کارروائی کرتے ہوئے کرنا پڑتا ہے۔

2.2 کراؤن پراسیکیوٹرز کے لیے لازمی ہے کہ وہ ایماندار، آزاد اور واقعیت پسند ہوں۔ ان پر لازم ہے کہ وہ مشتبہ فرد، جرم کے شکار فرد یا گواہ کے نسلی گروہ، شہریت، معذوری، جنس، مذہبی عقائد، سیاسی نظریات یا جنسی میلان کے بارے میں اپنے ذاتی خیالات کو اپنے فیصلوں پر اثرانداز نہ ہونے دیں، ان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کسی بھی ذریعے سے ڈالے جانے والے نامناسب یا ناجائز دباؤ سے متاثر نہ ہوں۔

2.3 کراؤن پراسیکیوٹرز کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ صحیح فرد پر درست الزام کے لیے فوجداری مقدمہ چلایا جائے۔ ایسا کرتے ہوئے کراؤن پراسیکیوٹرز کے لیے یہ لازمی ہے کہ وہ ہمیشہ انصاف کے مفاد میں کام کریں اور صرف ملزم کو سزا یاب کرانے کے لیے کارروائی نہ کریں۔

2..4 کراؤن پراسیکیوٹرز کو چاہیے کہ وہ تحقیقات اور فوجداری قانونی کارروائی کے پورے عمل کے دوران تحقیقات کرنے والے فرد کو مشورہ اور رہنمائی فراہم کریں۔ اس میں یہ چیزیں شامل ہیں: تحقیقات کن خطوط پر کی جائے، ثبوت پیش کرنے کی شرائط اور فردِ جرم لگائے جانے سے پہلے امداد۔ کراؤن پراسیکیوٹرز اس بارے میں پیشگی اقدامات کریں گے کہ ثبوت پیش کرنے کی خامیوں کی نشاندہی کی جائے اور جہاں ضروری ہو ان کو ٹھیک کیا جائے اور ان کیسوں کو جلدی ختم کر دیا جائے جن کو مزید تحقیقات سے مضبوط نہیں بنایا جا سکتا۔

2.5 یہ ذمہ داری کراؤن پراسیکیوٹرز کی ہے کہ وہ کیسوں پر نظر ثانی کریں، ان کے بارے میں مشورہ دیں اور ان کے مقدمے چلائیں۔ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ اس کوڈ میں بیان کیے گے اصولوں کے تحت قانون کا درست اطلاق ہو، تمام متعلقہ ثبوت عدالت کے سامنے پیش کیے جائیں اور دوسرے فریق کو ثبوت دکھانے کی ذمہ داریوں کی پابندی کی جائے۔

2.6 ہیومن رائٹس ایکٹ 1998ء (انسانی حقوق کے قانون مجریہ 1998ء) کے مقاصد کے لیے کراؤن پراسیکیوشن سروس ایک پبلک اتھارٹی (سرکاری ادارہ) ہے۔ کراؤن پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ یورپین کنونشن آن ہیومن رائٹس (انسانی حقوق کا یورپین دستور) کے اصولوں کا قانون کے مطابق اطلاق کریں۔

3 فوجداری مقدمات چلانے کا فیصلہ

3.1 اکثر کیسوں میں کراؤن پراسیکیوٹرز یہ فیصلہ کرنے کے ذمہ دار ہیں کہ آیا کسی فرد پر کسی فوجداری جرم کی فردِ جرم عائد کی جانی چاہیے یا نہیں اور اگر ایسا کیا جائے تو وہ الزام کون سا ہونا چاہیے۔ کراؤن پراسیکیوٹرز یہ فیصلے کوڈ اور ڈائرکٹر کی فردِ جرم عائد کرنے کی رہنما ہدایات کے مطابق کرتے ہیں۔ ایسے کیس جن میں فردِ جرم عائد کرنے کا فیصلہ لازمی طور پر پولیس کرتی ہے جو عام طور پر معمولی اور عام نوعیت کے ہوتے ہیں، پولیس بھی انہی شرائط کا اطلاق کرتی ہے۔

3.2 کراؤن پراسیکیوٹرز فردِ جرم عائد کرنے کے فیصلے فل کوڈ ٹیسٹ (ضابطے کی مکمل پڑتال) (نیچے دیا ہوا سیکشن 5 دیکھیں) کے تحت کرتے ہیں ماسوائے ان محدود حالات کے جہاں تھریش ہولڈ ٹیسٹ (معیار کی کم از کم سطح کی پڑتال) کا اطلاق ہوتا ہے (نیچے دیا ہوا سیکشن 6 دیکھیں)

3.3 تھریش ہولڈ ٹیسٹ کا اطلاق ایسے کیس پر ہوتا ہے جس میں فردِ جرم عائد کرنے کے بعد مشتبہ فرد کو حراست میں رکھنے کی تجویز دی جاتی ہے لیکن فل کوڈ ٹیسٹ کا اطلاق کرنے کا ثبوت ابھی دستیاب نہیں ہے۔

3.4 جہاں کوئی کراؤن پراسیکیوٹر تھریش ہولڈ ٹیسٹ کے تحت فردِ جرم عائد کرنے کا فیصلہ کرتا رکرتی ہے تو جونہی معقول طور پر قابلِ عمل ہو کیس پر فل کوڈ ٹیسٹ کے تحت تحقیقات کی پیش رفت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لازمی طور پر نظر ثانی کی جانی چاہیے۔

4 جائزہ

4.1 پولیس کی طرف سے ملنے والے ہر کیس کا کراؤن پراسیکیوشن جائزہ لیتی ہے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ آیا فوجداری مقدمے کی کارروائی کرنا درست ہے یا نہیں۔ اگر تھریش ہولڈ ٹیسٹ کا اطلاق نہیں ہوتا تو کراؤن پراسیکیوشن سروس صرف اسی صورت میں فوجداری مقدمہ شروع کرے گی یا اسے جاری رکھے گی جب کیس نے فل کوڈ ٹیسٹ کے دو مرحلے پاس کر لیے ہیں۔

4.2 نظر ثانی ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے اور کراؤن پراسیکیوٹرز کو لازمی طور پر حالات میں تبدیلی کو مدِ نظر رکھنا پڑتا ہے۔ اگر وہ فردِ جرم کو تبدیل کرنے یا کسی کیس کو ختم کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو جہاں بھی ممکن ہو ان کو پہلے پولیس سے بات کرنی چاہیے۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی اضافی ثبوت سے کیس مضبوط ہو سکتا ہے تو انہیں پولیس کو بتانا چاہیے اس سے پولیس کو مزید معلومات فراہم کرنے کا موقع ملتا ہے جو فیصلے کو متاثر کر سکتی ہیں۔

4.3 کراؤن پراسیکیوشن سروس اور پولیس قریبی طور پر کام کرتے ہیں مگر اس بات کی حتمی ذمہ داری کراؤن پراسیکیوشن سروس کی ہے کہ کیا فردِ جرم عائد کی جائے یا کیس پر مزید کارروائی کی جائے۔

5 فل کوڈ ٹیسٹ (ضابطے کی مکمل پڑتال کرنا)

5.1 فل کوڈ ٹیسٹ کے دو مرحلے ہیں۔ پہلے مرحلے میں ثبوت پر غور کیا جاتا ہے۔ اگر کیس ثبوت کے مرحلے میں پاس نہیں ہوتا تو یہ کسی بھی صورت میں آگے نہیں جائے گا خواہ یہ کتنا ہی اہم یا سنگین کیوں نہ ہو۔ اگر کیس ثبوت کے مرحلے میں پاس ہو جائے تو کراؤن پراسیکیوشن سروس کو لازمی طور پر دوسرے مرحلے کے لیے پیش رفت کرنی پڑتی ہے اور یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ کیا فوجداری مقدمہ چلانا عوامی مفاد میں ہے۔ ثبوت اور عوامی مفاد کے مراحل نیچے بیان کیے گے ہیں۔

ثبوت کا مرحلہ

5.2 کراؤن پراسیکیوشن کو یہ اطمینان کرنا پڑتا ہے کہ ہر ملزم کے ہر الزام کے خلاف اس قدر ثبوت موجود ہے کہ اس سے ''سزایابی کا حقیقی امکان'' ہو سکتا ہے۔ ان پر لازم ہے کہ اس بات پر غور کریں کہ صفائی کا کیس کیا ہو گا اور اس سے استغاثے کے کیس پر کیسے اثر پڑ سکتا ہے۔

5.3 سزایابی کا حقیقی امکان ایک واقفیت پسندانہ معیار ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کیا اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ ایک جیوری یا مجسٹریٹس کا بنچ یا کیس کی سماعت کرنے والا ایک اکیلا جج جس کو قانون کے مطابق ٹھیک ہدایات دی گئی ہوں ملزم پر لگائے جانے والے مبینہ الزام کے لیے اسے مجرم قرار دے گا۔

5.4 یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ کیا فوجداری مقدمہ چلانے کے لیے کافی ثبوت موجود ہے، کراؤن پراسیکیوشن سروس کو لازمی طور پر غور کرنا پڑتا ہے کہ کیا ثبوت قابلِ اعتبار ہے اور کیا اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اکثر کیس ایسے ہو سکتے ہیں جن میں ثبوت کے بارے میں تشویش کی کوئی بات نہ ہو لیکن ایسے کیس بھی ہو سکتے ہیں جن میں ثبوت اتنا مضبوط نہ ہو جتنا پہلے نظر آتا تھا۔ کراؤن پراسیکیوشن سروس کو اپنے آپ سے درجِ ذیل سوال کرنے پڑتے ہیں:

کیا ثبوت کو عدالت میں پیش کیا جا سکتا ہے؟

اے کیا اِس بات کا امکان ہے کہ عدالت ثبوت کو خارج کر دے؟ بعض قانونی ضابطوں کی وجہ سے متعلقہ ظاہر ہونے والے ثبوت مقدمے کی سماعت کے دوران پیش نہیں کیے جا سکتے۔ مثال کے طور پر کیا اِس بات کا امکان ہے کہ ثبوت کو جس طریقے سے حاصل کیا گیا تھا اُس کی وجہ سے اُسے مقدمے سے خارج کر دیا جائے۔ اگر ایسا ہے تو کیا اتنے مناسب دوسرے ثبوت موجود ہیں کہ سزایابی کا حقیقی امکان موجود ہے؟

کیا ثبوت قابل اعتبار ہے؟

بی کیا ایسا ثبوت موجود ہے جو اقرار جرم کی تائید کرے یا اُس کی قابل اعتبار کے لیے ٹھیک نہ ہو۔ کیا ایسے عوامل مثلاً ملزم کی عمر، ذہانت اور سمجھ بوجھ کا معیار، موجود ہیں جن سے ثبوت کے قابل اعتبار ہونے پر اثر پڑ سکتا ہے۔

سی ملزم نے کیا وضاحت پیش کی ہے۔ کیا اِس بات کا امکان ہے کہ تمام ثبوتوں کی روشنی میں عدالت اِس وضاحت کو قابل اعتبار مانے گی؟ کیا یہ بے گناہی کی وضاحت کی تائید کرتی ہے؟

ڈی اگر ملزم کی شناخت متنازعہ ہے تو کیا اِس بارے میں کافی مضبوط ثبوت موجود ہے؟

ای کیا گواہ کے پس منظر سے استغاثے کا کیس کمزور ہو سکتا ہے؟ مثال کے طور پر کیا گواہ کوئی ایسا محرک رکھتا/رکھتی ہے جو کیس کے بارے میں اُس کے طرزِ عمل پر اثر ڈال سکتا ہے یا گواہ کو کسی جرم کی سزا ہو چکی ہے جو اِس کیس سے متعلقہ ہے؟

ایف کیا گواہ کی قابلِ اعتمادی اور درست ہونے کے بارے میں کوئی خدشات ہیں؟ کیا یہ خدشات ثبوت کی بنیاد پر ہیں یا صرف ایسی معلومات پر جن کی کسی اور چیز سے تائید نہیں ہوتی۔ کیا کوئی مزید ثبوت موجود ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے پولیس سے کہا جا سکتا ہے جس سے گواہ کے بیان کی تائید ہو سکے یا وہ یا اُس کی بدنامی کا باعث بنے؟

5.5 کراؤن پراسیکیوٹرز کو چاہیے کہ وہ ثبوت کو اِس لیے نظرانداز نہ کریں کہ اُن کو اِس بات کا ٹھیک پتا نہیں ہے کہ کیا اِسے استعمال کیا جا سکتا ہے یا یہ کیا ثبوت قابلِ اعتبار ہے بلکہ اُن کو چاہیے کہ یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ کیا سزایابی کا حقیقی امکان ہو سکتا ہے اُس ثبوت پر بہت احتیاط سے غور کریں۔

عوامی مفاد کا مرحلہ

5.6 1951ء میں لارڈ شاء کراس (Lord Shawcross) جو اٹارنی جنرل تھے، نے عوامی مفاد کے بارے میں ایک انتہائی اعلیٰ درجے کا بیان دیا جس کی تائید اُس وقت سے لے کر اب تک کے اٹارنی جنرلز نے کی ہے۔ ''اِس ملک میں کبھی بھی یہ اُصول نہیں رہا - میں اُمید کرتا ہوں کہ ایسا کبھی بھی نہیں ہوگا - کہ مشتبہ فوجداری جرائم پر لازمی طور پر از خود فوجداری مقدمہ چلایا جائے''

(House of Commons Debates, volume 483, column 681, 29 January 1951.)

5.7 وہ کیس جس میں اتنا ثبوت موجود ہے کہ سزایابی کا حقیقی امکان ہو سکتا ہے، اُس میں لازمی طور پر عوامی مفاد کا خیال رکھا جانا چاہیے۔ اگرچہ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی خاص کیس میں فوجداری مقدمہ چلانے کے خلاف عوامل موجود ہوں، اکثر حالات میں کیس کو عدالت میں لے جانا چاہیے اور جب عدالت سزا دینے کا فیصلہ کرے تو اُن عوامل کے بارے میں عدالت کو بتایا جائے۔ عام طور پر فوجداری مقدمہ چلایا جائے گا اگر مقدمہ چلانے کے خلاف ایسے عوامی مفاد کے عوامل نہ ہوئے جو واضح طور پر عوامی مفاد کی موافقت والے عوامل پر بھاری ہوں یا تمام حالات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ظاہر ہو کہ ملزم پر مقدمہ چلانے کی بجائے کوئی اور کارروائی کی جائے (نیچے دیا ہوا سیکشن 8 دیکھیں)۔

5.8 کراؤن پراسیکیوٹرز پر لازم ہے کہ وہ فوجداری مقدمہ چلانے کے حق اور مخالفت والے تمام عوامل کو منصفانہ اور احتیاط سے متوازن کریں۔ عوامی مفاد کے عوامل جو فوجداری مقدمہ چلانے کے فیصلے پر اثرانداز ہو سکتے ہیں عام طور پر اُن کا دارومدار جرم کی سنگینی یا مشتبہ فرد کے حالات پر ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض عوامل فوجداری مقدمہ چلانے کی ضرورت کو زیادہ کر دیں لیکن بعض دوسرے عوامل سے شاید یہ پتا چلے کہ کوئی اور کارروائی بہتر ہو سکتی ہے۔

نیچے دی گئی کچھ عام عوامی مفاد کے عوامل کی فہرست جو مقدمے کے حق اور مخالفت میں ہے، مکمل فہرست نہیں ہے۔ جن عوامل کا اطلاق ہوگا وہ اُن کا انحصار ہر کیس کے حقائق پر ہوگا۔

عوامی مفاد کے کچھ عوامل جو فوجداری مقدمے چلانے کے حق میں ہیں، درج ذیل میں دیئے گئے ہیں:

5.9 جرم جتنا سنگین ہو گا اُتنا ہی زیادہ امکان ہے کہ عوامی مفاد میں فوجداری مقدمہ چلانے کی ضرورت ہو گی۔ فوجداری مقدمہ چلانے کی ضرورت ہو گی اگر:

اے سزایابی سے کافی زیادہ سزا ہونے کا امکان ہے؛

بی سزایابی سے ضبطی کے عدالتی حکم یا کسی اور عدالتی حکم ملنے کا امکان ہے؛

سی جرم کے ارتکاب میں کسی ہتھیار کا استعمال کیا گیا تھا یا تشدد کی دھمکی دی گئی تھی؛

ڈی جرم کسی ایسے فرد کے خلاف کیا گیا تھا جو عوامی خدمات سرانجام دیتا ہے (پولیس یا جیل کا افسر یا کوئی نرس)؛

ای ملزم کی بااختیار عہدے یا بھروسے والی حیثیت کا حامل تھا؛

ایف ثبوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجرم رنگ لیڈر (سربراہ) تھا یا جرم کو اُس نے منظّم کیا تھا؛

جی ثبوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرم سوچ سمجھ کر کیا گیا تھا؛

ایچ ثبوت سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرم کسی گروپ نے کیا تھا؛

آئی جرم کا شکار فرد کوئی کمزور فرد تھا، اُسے بہت زیادہ ڈرایا گیا تھا یا اُس پر ذاتی حملہ کیا گیا، اُس نقصان کیا گیا یا اُسے پریشان کیا گیا؛

جے جرم کسی بچے کی موجودگی یا اُس کے آس پاس کیا گیا؛

کے جرم کا محرک جرم کے شکار فرد کے خلاف کسی بھی صورت میں نسلی گروہ یا شہریت، معذوری، جنس، مذہبی عقائد، سیاسی نظریات یا جنسی میلان کی بنیاد پر تعصب کی وجہ سے تھا یا مشتبہ فرد نے جرم کے شکار فرد کے خلاف اِن اوصاف کی بنیاد پر دشمنی کا مظاہرہ کیا۔

ایل ملزم اور جرم کے شکار فرد کی اصلی یا ذہنی عمروں میں کافی زیادہ فرق ہو یا بدعنوانی کا عنصر موجود ہو؛

ایم ملزم کی پہلی سزاؤں یا تنبیہ (ورننگ) کا تعلق موجودہ جرم سے ہے؛

این مبینہ جرم ملزم نے اُس وقت کیا جب وہ کسی عدالتی حکم کے ماتحت تھا؛

او یہ یقین کرنے کی وجوہات موجود ہیں کہ جرم کا ارتکاب جاری رہے گا یا جرم دوبارہ کیا جائے گا۔ مثال کے طور پر ماضی میں بار بار کیے جانے والے طرز عمل کا مظاہرہ؛

پی اگرچہ جرم بذاتِ خود اتنا سنگین نہیں ہے مگر جہاں اُس کا ارتکاب کیا گیا ہے اُس علاقے میں وہ عام ہے؛

کیو فوجداری مقدمہ چلانے سے کمیونٹی کے اعتماد پر بہت زیادہ اثر پڑے گا؛

عوامی مفاد کے کچھ عوامل جو فوجداری مقدمے چلانے کی مخالفت میں ہیں، درج ذیل میں دیئے گئے ہیں:

5.10 فوجداری مقدمہ چلانے کا امکان کم ہو گا اگر:

اے یہ امکان ہے کہ عدالت برائے نام سزا دے گی؛

بی ملزم کو پہلے ہی سزا ہو چکی ہے اور مزید سزا یابی سے کسی اضافی سزا یا عدالتی حکم کا کم امکان ہے، ماسوائے ایسی صورت کے کہ اُس خاص جرم کا یہ تقاضا ہے کہ فوجداری مقدمہ چلایا جائے یا اگر ملزم کسی جرم کو زیر غور لانے کی رضامندی واپس لے لیے۔

سی جرم کسی حقیقی غلطی یا مغالطے کی وجہ سے سرزد ہوا (یہ ضروری ہے کہ اِن عوامل کو جرم کی سنگینی سے متوازن کیا جائے)؛

ڈی نقصان یا ضرر معمولی ہو اور کسی ایک واقعے کی وجہ سے ہو خاص کر اگر یہ اندازے کی غلطی ہوا ہو؛

ای جرم واقع ہونے اور مقدمے کی سماعت سے درمیان بہت زیادہ دیر ہوئی ہو ماسوائے درج ذیل صورتوں کے؛

- جرم سنگین ہے؛
- دیر ملزم کی وجہ سے ہوئی ہو؛
- جرم صرف حال ہی میں سامنے لایا ہے؛ یا
- جرم کی پیچیدگی کی وجہ سے لمبی تحقیقات کی گئیں؛

ایف فوجداری مقدمہ چلانے کی وجہ سے جرم کے شکار فرد کی جسمانی یا ذہنی صحت پر بڑا اثر پڑے لیکن ہمیشہ جرم کی سنگینی کو ذہین میں رکھا جائے؛

جی ملزم عمر رسیدہ فرد ہے یا اَب یا جرم کے وقت اُس کی جسمانی یا ذہنی صحت کافی زیادہ خراب تھی ماسوائے اِس کے کہ جرم سنگین ہے یا اِس بات کا حقیقی امکان ہے کہ جرم دوبارہ کیا جا سکتا ہے۔ جہاں ضروری ہو کراؤن پراسیکیوشن سروس ذہنی امراض میں مبتلا مجرموں کے ساتھ کارروائی کرتے ہوئے ہوم آفس کی رہنما ہدایات کا استعمال کرتی ہے۔ کراؤن پراسیکیوٹرز کے لیے ضروری ہے کہ جسمانی یا ذہنی بیماری میں مبتلا ملزم کے ساتھ فوجداری مقدمہ چلانے کی بجائے کوئی اور کارروائی کرنے کے مقصد کو عام افراد کی حفاظت کرنے کی ضرورت سے متوازن کریں؛

ایچ   ملزم نے نقصان پورا کر دیا ہے یا خرابی کو دور کر دیا ہے (لیکن یہ ضروری ہے کہ ملزم صرف ہرجانہ ادا کرنے وجہ سے فوجداری مقدمے یا مقدمے کی بجائے کسی اور کارروائی سے بچ جائے)؛

آئی   تفصیلات کھلے عام ظاہر کی جاسکتی ہیں جن سے معلومات کے ذرائع، بین الاا قوامی تعلقات یا ملکی سلاتی کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔

5.11 عوامی مفاد کے بارے میں فیصلہ کرنا صرف ہر جانب کے عوامل کی تعداد کو جمع کرنے کا کام نہیں ہے۔ کراؤن پراسیکیوٹرز کے لیے ضروری ہے کہ یہ فیصلہ کریں کہ ہر کیس کے حالات کے لحاظ سے ہر عنصر کتنا اہم ہے اور صورت حال کا ایک مجموعی جائزہ لیں۔

جرم کے شکار فرد اور عوامی مفاد کا آپس میں تعلق

5.12 کراؤن پراسیکیوشن سروس سروس جرم کے شکار افراد اور اُن کے خاندانوں کے لیے اُس طرح کام نہیں کرتی جس طرح سالیسٹرز (وکیل) اپنے کلائنٹس کے لیے کرتے ہیں۔ کراؤن پراسیکیوٹرز عوامی مفاد میں کام کرتے ہیں۔ وہ صرف کسی ایک فرد کے مفادات کے لیے کام نہیں کرتے۔ عوامی مفاد پر غور کرتے وقت کہ کیا فوجداری مقدمہ چلایا جائے یا نہیں، کراؤن پراسیکیوٹرز کو ہمشہ جرم کے شکار فرد کو برداشت کرنے والے نتائج اور جرم کے شکار فرد یا اُس کے خاندان کے بیان کردہ خیالات کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

5.13 یہ ضروری ہے کہ جرم کے شکار فرد کو کسی ایسے فیصلے کے بارے میں بتایا جائے جو اُس کیس پر کافی زیادہ اثر ڈالے جس میں وہ فرد ملوث ہے۔ کراؤن پراسیکیوٹر کو اِس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ متفقہ طریقہ کار پر عمل کریں۔

تھریش ہولڈ ٹیسٹ

6.1 تھریش ہولڈ ٹیسٹ کراؤن پراسیکیوٹر سے اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ کیا کم از کم یہ معقول شبہ ہے کہ مشتبہ فرد نے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا یہ عوامی مفاد میں ہے کہ اس مشتبہ فرد پر فردِ جرم عائد کی جائے۔

6.2 تھریش ہولڈ ٹیسٹ کا اطلاق ان کیسوں پر ہوتا ہے جن میں کسی مشتبہ فرد پر فردِ جرم لگائے جانے کے بعد اسے ضمانت پر رہا کرنا مناسب نہیں ہوتا لیکن فل کوڈ ٹیسٹ کے اطلاق کے لیے ثبوت ابھی دستیاب نہیں ہے۔

6.3 اس بات کا فیصلہ کرنے سے پہلے کہ کیا مشتبہ فرد کو رہا کیا جائے یا اس پر فردِ جرم لگائی جائے ایسی قانونی پابندیاں موجود ہیں جو اس وقت کو محدود کرتی ہیں جس وقت تک مشتبہ فرد پولیس کی حراست میں رہ سکتا ہے۔ ایسے کیس ہو سکتے ہیں جن میں پولیس کی حراست میں رکھا ہوا مشتبہ فرد اگر رہا کیا جائے تو وہ بہت زیادہ خطرے کا باعث ہو سکتا ہے اور فردِ جرم عائد کرنے کا فیصلہ کرتے وقت تک اتنا زیادہ ثبوت موجود نہ ہو۔ ایسے کیسوں مین کراؤن پراسیکیوٹرز ایک محدود عرصے کے لیے تھریش ہولڈ ٹیسٹ کا اطلاق کریں گے۔

6.4 ہر کیس کے لیے ثبوت کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لیے کئی عوامل پر غور کرنے کی ضرورت ہو گی جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

- اس وقت دستیاب ثبوت؛
- مزید ثبوت حاصل کرنے کا امکان اور اس کی نوعیت؛
- اس یقین کی معقولیت کہ ثبوت دستیاب ہو جائے گا،؛
- اس ثبوت کو حاصل کرنے کے لیے درکار وقت اور ایسا کرنے کے لیے کیے جانے والے اقدامات،؛
- متوقع ثبوت کا کیس پر اثر؛
- ایسے الزامات جن کی تائید اس ثبوت سے ہو گی۔

6.5 عوامی مفاد کا مطلب وہی ہے جو فل کوڈ ٹیسٹ کے تحت بنتا ہے۔ لیکن اس کی بنیاد فردِ جرم عائد کرنے کے وقت دستیاب معلومات پر ہو گی جو اکثر محدود ہو گی۔

6.6 فردِ جرم عائد کرنے اور ضمانت سے انکار کا فیصلہ لازمی طور پر مسلسل نظر ثانی کے تابع ہونا چاہیے۔ جمع کے گے ثبوت پر لازمی طور پر نظر ثانی کی جانی چاہیے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ فردِ جرم مناسب ہے اور ضمانت پر رہا کرنے کا اعتراض جائز ہے۔ جونہی معقول طور پر قابلِ عمل ہو فل کوڈ ٹیسٹ کا اطلاق کیا جانا چاہیے۔

7 فردِ جرم کا انتخاب

7.1 کراؤن پراسیکیوٹرز کو چاہیے کہ وہ ان الزامات کو منتخب کریں جو:

اے جرم کی سنگینی اور حد کی عکاسی کریں؛

بی عدالت کو سزا اور سزایابی کے بعد کے احکامات کو نافذ کرنے کے مناسب اختیارات دے؛

سی کیس سادہ اور واضح انداز میں پیش کیا جا سکے؛

اس کا مطلب یہ ہے کہ کراؤن پراسیکیوٹرز اگر انتخاب کرنے کے قابل ہوں تو شاید ہمیشہ سنگین ترین فردِ جرم کا انتخاب نہ کریں یا اس کو برقرار رکھیں۔

7.2 کراؤن پراسیکیوٹرز کو کبھی ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ وہ صرف اس وجہ سے ضرورت سے زیادہ الزامات عائد کریں کہ ملزم کو ان میں سے کچھ الزامات کا اقبالِ جرم کرنے پر آمادہ کیا جا سکے۔ اسی طرح انہیں چاہیے کہ وہ کبھی بھی کسی سنگین ترین جرم کا الزام نہ لگائیں تا کہ ملزم کو کم ترین جرم کا اقبال کرنے پر آمادہ کیا جا سکے۔

7.3 کراؤن پراسیکیوٹرز کو چاہیے کہ وہ صرف اس وجہ سے فردِ جرم کو تبدیل نہ کریں کہ عدالت یا ملزم نے کیس کی سماعت کسی خاص جگہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

8 فوجداری مقدمہ چلانے کی بجائے کوئی اور کارروائی کرنا

بالغ افراد

8.1 یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ کیا کسی پر عدالت میں فوجداری مقدمہ چلایا جائے یا نہیں کراؤن پراسیکیوٹرز کو مقدمہ چلانے کی متبادل صورتوں پر غور کرنا چاہیے۔ جہاں مناسب ہو بحالی، اصلاح یا تلافی ادا کرنے کے انصاف کے طریقہ کار پر غور کیا جانا چاہیے۔

8.2 بالغ مشتبہ افراد کے لیے مقدمہ چلانے کی متبادل صورتوں میں سادہ تنبیہ (وارننگ) اور مشروط تنبیہ شامل ہیں۔

سادہ تنبیہ (وارننگ)

8.3 سادہ تنبیہ صرف اسی صورت میں دی جانی چاہیے اگر عوامی مفاد اس کو جائز ثابت کرتا ہے اور ہوم آفس کی رہنما ہدایات کے مطابق ہے۔ جہاں ایسا محسوس کیا جائے کہ ایسی تنبیہ مناسب ہے، کراؤن پراسیکیوٹرز کو چاہیے کہ لازمی طور پر پولیس کو اطلاع دیں تاکہ وہ مشتبہ فرد کو تنبیہ کر سکیں اگر تنبیہ نہیں کی جاتی کیونکہ مشتبہ فرد اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو کراؤن پراسیکیوٹر کیس پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔

مشروط تنبیہ (وارننگ)

8.4 مشروط تنبیہ ایسی صورت میں مناسب ہو سکتی ہے جہاں اگرچہ عوامی مفاد فوجداری مقدمہ چلانے کو جائز ثابت کرنا ہے، مشتبہ فرد، جرم کے شکار فرد اور کمیونٹی کے مفاد کو مشتبہ فرد کی بحالی یا تلافی ادا کرنے کے مقاصد کے لیے مناسب شرائط کو پورا کرنے کے سے بہتر طور پر پورا کیا جا سکتا ہے۔

8.5 کراؤن پراسیکیوٹرز کو لازمی طور پر مطمئن ہونا پڑتا ہے کہ سزایابی کا حقیقی امکان موجود ہے اور عوامی مفاد فوجداری مقدمہ چلانے کو جائز ثابت کرے گا اگر مشروط تنبیہ کی پیش کش قبول نہ کی جائے یا مجرم تنبیہہ کی مانی ہوئی شرائط کی پابندی نہ کرے۔

8.6 یہ فیصلہ کرتے ہوئے کراؤن پراسیکیوٹرز کو مشروط تنبیہہ کے طریقہ کار کے ضابطے Conditional Caution Code of Practice اور ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشنز کی منظور کردہ یا جاری کردہ مشروط تنبیہہ کے بارے میں رہنما ہدایات کی پیروی کرنی چاہیے۔

8.7 اگر کسی کیس میں کوئی کراؤن پراسیکیوٹر مشروط تنبیہہ کو مناسب سمجھتا ہے تو اسے لازمی طور پر پولیس یا کسی دوسری اتھارٹی کو جو مشروط تنبیہہ پر کارروائی کرنے کی ذمہ دار ہے، اطلاع کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے مناسب شرائط کی نشاندہی کرنی چاہیے تاکہ مشروط تنبیہ پر کارروائی کی جا سکے۔

نوجوان افراد

8.8 کراؤن پراسیکیوٹرز کو لازمی طور پر نوجوان فرد کے مفادات پر غور کرنا چاہیے جب وہ یہ فیصلہ کریں کہ کیا فوجداری مقدمہ چلانا عوامی مفاد میں ہے یا نہیں۔ تاہم، کراؤن پراسیکیوٹرز کو صرف ملزم کی عمر کی وجہ سے فوجداری مقدمہ چلانے سے باز نہیں رہنا چاہیے۔ جرم کی سنگینی یا نوجوان فرد کا ماضی کا رویہ بہت اہم ہیں۔

8.9 نوجوان افراد سے متعلقہ کیس عام طور پر صرف اسی وقت فوجداری مقدمہ چلانے کے لیے کراؤن پراسیکیوشن سروس کے پاس بھیجے جاتے ہیں جب اس نوجوان فرد کو پہلے ہی سے آخری وارننگ یا سرزنش دی جا چکی ہو۔ ماسوائے ایسی صورتوں کے کہ وہ نوجوان فردِ جرم کا اقبال نہیں کرتا یا جرم اتنا سنگین ہے کہ آخری وارننگ یا سرزنش میں سے کوئی بھی مناسب نہیں ہے سرزنش کرنے اور آخری وارننگ دینے کا مقصد دوبارہ جرائم کرنے کا تدارک کرنا ہے اور یہ امر کہ ایک مزید جرم کیا گیا ہے اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اس نوجوان فرد کو عدالتی نظام کی بجائے دوسرے طریقوں کی طرف لے جانے کی کوششیں مؤثر نہیں ہوئی ہیں۔ اس لیے عام طور پر ایسے کیسوں میں عوامی مفاد کا تقاضا ہے کہ فوجداری مقدمہ چلایا جائے اگر کوئی ایسے عوامی مفاد کے واضح عوامل نہیں ہیں جو فوجداری مقدمہ چلانے کے خلاف ہوں۔

9 مقدمے کی سماعت کا طریقہ

9.1 کراؤن پراسیکیوشن سروس مجسٹریٹس کے لیے موجودہ رہنما ہدایات کا اطلاق کرتی ہے، جن کو یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ اگر جرم انہیں یہ انتخاب کرنے دے یا ملزم اقرارِ جرم کا عذر نہ پیش کرے تو کیا مقدمے کراؤن کورٹ میں چلائے جائیں۔ کراؤن پراسیکیوٹرز کو صرف اسی صورت میں ملزم کا عذر منظور کرنا چاہیے اگر وہ یہ سمجھیں کہ عدالت جرم کی سنگینی کے مقابلے کی سزا سنائے خاص کر جہاں جرم کو سنگین بنانے والے عناصر موجود ہیں۔ کراؤن پراسیکیوٹرز کو کبھی بھی صرف اس کے لیے اقرارِ جرم کا عذر منظور نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے میں سہولت ہے۔

9.2 کبھی بھی صرف کیس کی رفتار ہی مجسٹریٹس کورٹس میں مقدمہ کی سماعت کی وجہ نہیں ہونی چاہیے لیکن کراؤن پراسیکیوٹرز کو اُن امکانی دیر کا اور اِس دیر سے جرم کے شکار فرد اور گواہوں پر ہونے والے ممکنہ ذہنی دباؤ کا خیال رکھنا چاہیے جو مقدمے کو کراؤن کورٹ میں بھیجنے سے ہو سکتی ہے۔

10 اقرار جرم کے عذرات قبول کرنا

10.1 ہو سکتا ہے کہ ملزم کچھ الزامات کا اقرار جرم کر لیں لیکن تمام الزامات کو قبول نہ کریں۔ دوسری صورت میں وہ شاید ایک مختلف، ممکن ہے کہ کم سنگین جرم کا اقبال کریں کیونکہ وہ فرد جرم کے صرف ایک حصے کو قبول کرتے ہیں۔ کراؤن پراسیکیوٹرز کو کو صرف اُسی صورت میں ملزم کا عذر قبول کرنا چاہیے اگر وہ یہ سمجھیں کہ عدالت ایسی سزا دے سکتی ہے جو جرم کی سنگینی سے ملتی ہو۔ کراؤن پراسیکیوٹرز کو پر لازم ہے کہ وہ کبھی بھی صرف اس وجہ سے اقبال جرم کا عذر قبول نہ کریں کیونکہ اِس سے آسانی پیدا ہوتی ہے۔

10.2 یہ غور کرتے ہوئے کہ عذرات قابلِ قبول ہیں کراؤن پراسیکیوٹرز کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ جرم کے شکار افراد کے مفادات اور جہاں ممکن ہو جرم کے شکار فرد یا اس کے خاندان کے افراد کے بیان کردہ خیالات کو یہ فیصلہ کرتے ہوئے مدِ نظر رکھنا چاہیے کہ کیا عذر قبول کر لیا جائے یا نہیں۔ تاہم فیصلہ کرنے کی ذمہ داری کراؤن پراسیکیوشن کی ہے۔

10.3 یہ ضروری ہے کہ عدالت پر یہ بات واضح کر دی جائے کہ کن بنیادوں پر عذر کو آگے بڑھایا گیا ہے اور اسے قبول کیا گیا ہے۔ ایسے کیسوں میں جہاں ملزم الزامات کا اقرارِ جرم کرتا ہے لیکن ان حقائق کی بنیاد پر جو استغاثے کے کیس سے مختلف ہیں اور جہاں اس سے سزا پر کافی زیادہ اثر پڑ سکتا ہے تو عدالت کو درخواست دی جانی چاہیے کہ وہ ثبوت سنے تاکہ یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ کیا ہوا تھا اور پھر اس بنیاد پر سزا سنائے۔

10.4 جہاں ملزم نے پہلے بتایا ہے کہ وہ عدالت سے یہ کہے گا رگی کہ سزا سناتے ہوئے کس جرم کو مدِ نظر رکھا جائے لیکن عدالت میں اس جرم کو قبول کرنے سے انکار کر دے تو کراؤن پراسیکیوٹرز کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کیا اس سے جرم کے لیے فوجداری مقدمہ چلانے کی ضرورت ہے۔

کراؤن پراسیکیوٹر کو صفائی کے ایڈووکیٹ اور عدالت کو بتانا چاہیے کہ اس جرم پر مقدمہ چلانا کیس کے مزید جائزے کے تابع ہے۔

10.5 یہ ضروری ہے کہ ایسے عذرات پر غور کرتے ہوئے خاص احتیاط کی جائے جن سے ملزم لازمی کم از کم سزا لاگو کیے جانے سے بچ سکے۔ جب عذرات پیش کیے جائیں تو کراؤن پراسیکیوٹر کو لازمی طور پر یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ضمنی احکامات بعض جرائم کے لیے جاری کیے جا سکتے ہیں لیکن بعض جرائم کے لیے یہ جاری نہیں کیے جا سکتے۔

11 سزا سنانے میں پراسیکیوٹر کا کردار

11.1 پراسیکیوٹر کو چاہیے کہ عدالت کی توجہ مندرجہ ذیل امور کی طرف دلائے:

- استغاثے کے کیس کے ظاہر کیے ہوئے جرم کو سنگین یا کم کرنے والے عوامل؛
- جرم کے شکار فرد کا ذاتی بیان؛
- جہاں ممکن ہو جرم کا کمیونٹی پر اثر پڑنے کا ثبوت؛
- کسی طرح کی قانونی شرائط یا سزا سنانے کی رہنما ہدایات جو عدالت کی مدد کر سکیں؛
- ضمنی احکامات (مثلاً غیر سماجی رویے کا احکامات) سے متعلقہ کوئی قانونی شرائط۔

11.2 کراؤن پراسیکیوٹر کو چاہیے کہ جرم کو کم کرنے والے عوامل کے بارے میں صفائی کی طرف سے کیے گے دعویٰ میں اگر غلط، گمراہ کن یا توہین آمیز باتیں شامل ہیں تو ان کو چیلنج کرے۔

12 کسی فوجداری مقدمے کو دوبارہ شروع کرنا

12.1 لوگوں کو کراؤن پراسیکیوشن سروس کے کیے گے فیصلوں پر اعتبار ہونا چاہیے۔ عام طور پر اگر کراؤن پراسیکیوشن سروس کسی مشتبہ فرد یا ملزم کو یہ بتاتی ہے کہ فوجداری مقدمہ نہیں چلایا جائے گا یا یہ کہ مقدمہ ختم کر دیا گیا ہے تو معاملہ یہاں پر ختم ہو جاتا ہے اور کیس دوبارہ شروع نہیں ہو گا۔ لیکن کبھی کبھار ایسی خاص وجوہات ہو سکتی ہیں جن کی وجہ سے کراؤن پراسیکیوشن سروس مقدمے کو دوبارہ شروع کرے گی خاص کر اگر کیس سنگین ہو۔

12.2 ان وجوہات میں یہ شامل ہیں:

اے بہت ہی کم ایسے کیس جن میں پہلے فیصلوں کا نئے سرے سے جائزہ لینے پر یہ پتا چلے کہ وہ فیصلہ واضح طور پر غلط تھا اور اسے بر قرار نہیں رہنا چاہیے۔

بی ایسے کیس جو اس لیے ختم کر دیئے گے ہوں تا کہ مستقبل قریب میں مل سکنے والے ثبوت کو اکٹھا تیار کیا جا سکتا ہے۔ ان کیسوں میں کراؤن پراسیکیوٹر ملزم کو بتائے گا کہ ہو سکتا ہے کہ فوجداری مقدمہ دوبارہ شروع کیا جائے اور

سی ایسے کیس جو عدم ثبوت کی وجہ سے ختم کر دیئے جائیں لیکن بعد میں زیادہ اہم ثبوت دریافت ہو جائے۔

12.3 ایسے غیر معمولی کیس بھی ہو سکتے ہیں جن میں کسی سنگین جرم میں بری ہونے کے بعد، کراؤن پراسیکیوٹر، ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشنز کی تحریری اجازت سے کورٹ آف اپیل میں کریمنل جسٹس ایکٹ2003ء (فوجداری نظامِ قانون مجریہ2003) کی دفعہ10 کے تحت ایک آرڈر (حکم) کی درخواست دے سکتے ہیں جس میں بریت کا فیصلہ کالعدم ہو جائے اور ملزم پر دوبارہ مقدمہ چلایا جا سکے۔

دی کوڈ (ضابطہ) ایک عوامی دستاویز ہے۔ یہ سی پی ایس(CPS) کے ویب سائٹwww.cps.gov.uk پر دستیاب ہے۔
مزید نقلیں درجِ ذیل پتے سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

Crown Prosecution Service
Communications Branch
50 Ludgate Hill
London EC4M 7EX
Telephone: 020 7796 8030
Fax: 020 7796 8351

دوسری زبانوں میں ترجمے اور آڈیو کیسٹ یا بریل میں نقلیں دستیاب ہیں۔ براہِ مہربانی مزید معلومات کے لیے سی پی ایس(CPS) کمیونیکیشن برانچ (پتہ اوپر دیا ہوا ہے) سے رابطہ کریں۔